دانہ سمجھتی نظر آتی ہے۔

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد 'اپوا' قسم کی تنظیموں نے مسلم عورت کو گھر کی چاردیواری سے کھینچ کر باہر لانے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ وقتاً فوقتاً اس ہدف کی جانب بڑھنے کے مختلف بہانے تراشے گئے اور نئی نئی سبیلیں نکالی گئیں۔ گذشتہ ۲۵ برس سے اسی حلقے نے حدود آرڈی ننس پر تنقید کا بازار گرم کیا ہوا ہے، جس میں نام تو عورت کی ہمدردی کا ہے، مگر اس مہم کا نشانہ اسلامی تہذیب اور اسلامی قوانین ہیں۔ اس کتاب میں حدود آرڈی ننس ۱۹۷۹ء کے متن کا تعزیرات پاکستان کے سابقہ قوانین سے موازنہ کیا گیا ہے۔ یوں لفظی اور معنوی سطح پر اس پروپیگنڈے کے تاروپود بکھیرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کا سلسلہ بڑے تواتر سے جاری ہے۔ پھر حدود آرڈی ننس پر مختلف اعتراضات کا جائزہ لیتے ہوئے دیگر متعلقہ امور کو بھی زیربحث لایا گیا ہے اور آخر میں سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

اہلِ علم کی جانب سے' اس جارحانہ الزامی مہم کا ساتھ ہی ساتھ جواب دیا جاتا رہا ہے' لیکن زیرنظر کتاب میں اس بحث کو اختصار سے مرتب کیا گیا ہے۔ جتنا بڑا چیلنج درپیش ہے' اس میں گنجایش موجود ہے کہ اس موضوع پر مزید گہرائی سے کام کیا جائے۔ حدود آرڈی ننس ہو یا اس کتاب میں پیش کردہ سفارشات' سبھی پر بات کی جاسکتی ہے' مگر راستہ قرآن وسنت اور تعاملِ صحابہؓ کی روشنی میں دیکھا جائے تو عصرِ حاضر میں بہتر راہیں متعین کی جاسکتی ہیں۔ البتہ اگر معاملات کو مغربی دباؤ کے نتیجے میں ''درست کرنے'' کی کوشش کی گئی تو ان قوانین کی روح اور احکامِ الٰہی کا منشا دونوں متاثر ہوں گے۔

پیش لفظ میں ڈاکٹر محمود احمد غازی نے لکھا ہے: ''یہ جائزہ ملک کے تمام اہلِ علم' خاص طور پر قانون دانوں اور قانون ساز حضرات تک پہنچنا چاہیے'' (ص ۷)۔ بلاشبہہ اپنی موجودہ شکل میں یہ ایک موثر اور قابلِ لحاظ پیش کش ہے۔ (سلیم منصور خالد)

محکماتِ عالمِ قرآنی' ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ ناشر: دعوہ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی' پوسٹ بکس ۱۴۸۵' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۳۵۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

جاویدنامہ (۱۹۳۲ء) علامہ اقبال کی شاعرانہ فکر کا شاہکار ہے۔ وہ اسے اپنی زندگی کا